تحریکِ لبیک کی مظلومیت اور عدلِ مصطفوی 🌿 ———————— ﷺ کا پیغام

مصنف **----**

حافظ خادم حسین نورانی

نورانی 🌿

پیش کش نورانی ادارہ تعلیم القرآن

الحمد للّٰہ رب العالمین، والصلوٰۃ والسلام علی سید الانبیاء والمرسلین، وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔

اَما بعد!

میرے محترم سامعینِ کرام!

آج امتِ مسلمہ کے دل میں ایک چنگاری سلگ رہی ہے، وہ چنگاری عشقِ رسول ﷺ کی ہے

جو کسی سیاسی تحریک، کسی نعرے یا کسی تنظیم سے بڑھ کر ایمان کی بنیاد ہے۔

جب عشقِ رسول ﷺ پر کوئی حملہ ہوتا ہے، تو وہ حملہ صرف کسی جماعت پر نہیں ہوتا بلکہ امت کے قلب پر وار ہوتا ہے۔

یہی وہ جذبہ تھا جس نے تحریکِ لبیک پاکستان کو جنم دیا —

ایک ایسی تحریک جو عشقِ رسول ﷺ کی بنیاد پر کھڑی ہوئی،

جس کے کارکنان نے نبیِّ کریم ﷺ کی عزت و ناموس کے لیے اپنے تن، من، دھن، سب کچھ قربان کر دیا۔

لیکن افسوس! جن حکمرانوں پر لازم تھا کہ وہ اس جذبے کی حفاظت کریں،

انہوں نے انہی عاشقانِ رسول ﷺ کو ظلم و ستم کا نشانہ بنایا،

ان پر گولیاں چلائیں، ان کو قید کیا، اور ان کے خون سے سڑکیں سرخ ہو گئیں۔

اے اہلِ ایمان!

اللّٰہ تعالیٰ فرماتا ہے:

> "وَمَن يُعَظِّمْ شَعَائِرَ اللّٰهِ فَإِنَّهَا مِن تَقْوَى الْقُلُوبِ"

(سورۃ الحج، آیت 32)

یعنی "جو شخص اللّٰہ کی نشانیوں کی تعظیم کرتا ہے، تو یہ دلوں کے تقویٰ سے ہے۔"

ناموسِ رسالت ﷺ سے بڑھ کر شعار اللّٰہ کیا ہو سکتا ہے؟

وہ نبی ﷺ جن کے نام پر اذان ہوتی ہے، جن پر درود بھیجا جاتا ہے، جن کی محبت ایمان کی شرط ہے —

ان کی ناموس کی حفاظت کرنا تو تقویٰ کا عین تقاضا ہے۔

اور جو ان کی ناموس کی خاطر کھڑا ہوتا ہے، وہ دراصل اللّٰہ کے دین کی سربلندی کے لیے کھڑا ہوتا ہے۔

اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا:

> "قَاتِلُوا الَّذِينَ يُقَاتِلُونَكُمْ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَلَا تَعْتَدُوا ۚ إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُعْتَدِينَ"

(سورۃ البقرۃ، آیت 190)

یہ آیت ہمیں عدل اور ضبط کی تعلیم دیتی ہے۔

یعنی اگر تم پر ظلم کیا جائے، تو تم اللّٰہ کی راہ میں لڑو، لیکن زیادتی نہ کرو۔

یہی وہ اصول ہے جو اسلامی ریاست کا بنیادی دستور ہے۔

لیکن افسوس! ہمارے ملک میں یہ اصول الٹ گیا ہے —

ظلم کرنے والے طاقتور، اور ظلم سہنے والے کمزور قرار پائے۔

آج جب کوئی عشقِ رسول ﷺ کا نعرہ لگاتا ہے،

تو اس پر "انتہا پسندی" کا الزام لگایا جاتا ہے،

اور جب کوئی دینِ مصطفی ﷺ کی بات کرتا ہے،

تو اسے "ریاست مخالف" قرار دیا جاتا ہے۔

ہم پوچھتے ہیں کہ کیا ریاست کا اسلام سے کوئی تعلق نہیں؟؟؟

اے مسلمانو!

یہی وہ ظلم ہے جس پر خاموش رہنا ایمان کی کمزوری ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

"أفضل الجهاد كلمة حق عند سلطان جائر" >

(سنن نسائی)

"سب سے بڑا جہاد یہ ہے کہ ظالم حکمران کے سامنے حق بات کہی جائے۔"

تحریکِ لبیک کے کارکنان نےکونسا جرم کیا تھا صرف
”مسلمانوں اظہار یکجہتی کرنا چاہتے تھے۔

لیکن حکومت نے کیا کیا؟

انہوں نے گولیاں چلائیں، گرفتاریوں کا طوفان برپا
کیا،

قرآن اٹھانے والے ہاتھ زخمی کیے،

درود پڑھنے والے سینے چھلنی کر دیے۔

”اور پھر قوم سے یہ کہا گیا کہ “یہ امن دشمن ہیں
—

نعوذ باللہ!

حالانکہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> "المسلم أخو المسلم، لا يظلمه ولا يسلمه"

(صحیح بخاری)

مسلمان، مسلمان کا بھائی ہے، نہ اس پر ظلم کرتا ہے“
اور نہ اسے دشمن کے حوالے کرتا ہے۔

تو پھر سوال یہ ہے:

وہ کون ظالم تھا جس نے ان نہتے مسمانوں کا بیہمانہ قتل عام کراکے مسلمان بھائیوں کو متصادم کرایا

سوال تو بنتا ہے حکمرانوں سے

کیا اپنے نبی ﷺ کی عزت کے دفاع میں اٹھنے والا مسلمان،

یا اپنے مظلومسلمان بھائیوں سے اظہار یکجہتی کیلئے ریلی نکالنے والا

اپنے ہی ملک میں دشمن سمجھا جائے گا؟

یاد رکھیں

یہی وہ لمحہ ہے جہاں عدل و انصاف کا توازن ٹوٹ جاتا ہے۔

اسلامی ریاست کی شان عدل ہے، ظلم نہیں۔

حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

> “اگر دریائے فرات کے کنارے ایک کتا بھی پیاسا مر جائے،

تو مجھے خوف ہے کہ اللہ عمر سے اس کا حساب لے گا۔”

تو پھر وہ حکمران جو معصوم عاشقانِ رسول ﷺ کے
خون کے ذمہ دار ہیں،

وہ اللّٰہ کے سامنے کیا جواب دیں گے؟

اللّٰہ تعالیٰ نے فرمایا:

> "وَلَا تَحْسَبَنَّ اللّٰهَ غَافِلًا عَمَّا يَعْمَلُ الظَّالِمُونَ"

(سورۃ ابراہیم، آیت 42)

"اور تم یہ گمان نہ کرو کہ اللّٰہ ظالموں کے اعمال سے
غافل ہے۔"

یہ وہ آیت ہے جو ہر ظالم کے ضمیر کو جھنجوڑ دیتی
ہے،

اور ہر مظلوم کو تسلی دیتی ہے کہ اللّٰہ کے ہاں دیر
ہے، اندھیر نہیں۔

یاد رکھیں یہ صرف تحریک لبیک والوں کی کی🌿 مظلومیت کا نہیں بلکہ تمام امت کا امتحان ہے

میرے عزیزو!

یاد رکھیں

جب ظلم کا نظام چلتا ہے تو دو طبقات پہچانے جاتے ہیں —

ایک وہ جو ظالم کے ساتھ کھڑا ہوتا ہے،

اور دوسرا وہ جو مظلوم کے ساتھ رہ کر صبر و ثبات کا پہاڑ بن جاتا ہے۔

قرآن مجید میں اللہ رب العزت نے فرمایا:

> "وَلَنَبْلُوَنَّكُمْ بِشَيْءٍ مِّنَ الْخَوْفِ وَالْجُوعِ وَنَقْصٍ مِّنَ الْأَمْوَالِ وَالْأَنفُسِ وَالثَّمَرَاتِ ۗ وَبَشِّرِ الصَّابِرِينَ"

(سورۃ البقرۃ، آیت 155)

"اور یقیناً ہم تمہیں آزمائیں گے کچھ خوف، بھوک،

مالوں اور جانوں کے نقصان سے،

اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دو۔"

— یہی آزمائش تحریکِ لبیک کے کارکنوں پر آئی

انہیں قید و بند کی صعوبتیں، گولیوں کے زخم،

اور اپنوں کی بے حسی دیکھنی پڑی،

مگر ان کے قدم ڈگمگائے نہیں۔

کیوں؟

کیونکہ وہ نبی کریم ﷺ کے عشق میں مست تھے۔

یاد رکھیں تمام مسمانوں کا یہ نظریہ ہے

> قُلْ إِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِي وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِي لِلَّهِ رَبِّ "الْعَالَمِينَ"

(سورۃ الانعام، آیت 162)

“میری نماز، میری قربانی، میری زندگی اور میری موت سب اللہ رب العالمین کے لیے ہے۔

سامین کرام

تاریخِ اسلام گواہ ہے کہ جب بھی ظلم نے سر اٹھایا،

تو اللہ کے عاشقوں نے اس کا مقابلہ کیا۔

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ نے یزید کے مقابل کھڑے ہو کر

دنیا کو بتایا کہ اسلام کا تحفظ ظلم کے خلاف کھڑے ہونے میں ہے،

نہ کہ خاموش تماشائی بننے میں۔

آج کے عاشقانِ رسول ﷺ نے اسی سنتِ حسینی کو زندہ کیا ہے۔

انہوں نے کہا کہ اگر نبی ﷺ کی ناموس پر حملہ ہوگا،

تو ہم قربانی دیں گے،

چاہے ہمارے خلاف طاقت استعمال کی جائے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> "من قتل دون دينه فهو شهيد"

(سنن ابوداؤد)

”جو اپنے دین کی خاطر قتل کیا گیا، وہ شہید ہے۔“

لہٰذا وہ جوان، وہ مائیں، وہ بزرگ جو عشقِ رسول ﷺ کے نام پر ظلم سہہ گئے،

ان کے خون کی قیمت زمین نہیں بلکہ جنت ہے۔

اے حکمرانوں!

یاد رکھو کہ تمہیں اللّٰہ کے حضور کھڑا ہونا ہے۔

قرآن کہتا ہے:

> "وَقِفُوهُمْ إِنَّهُم مَّسْئُولُونَ"

(سورة الصافات، آیت 24)

”اور ان کو روک لو، بے شک ان سے پوچھا جائے گا۔“

یہ پوچھا جائے گا کہ تم نے مظلوموں کا ساتھ کیوں نہ دیا؟

یہ پوچھا جائے گا کہ تم نے عاشقانِ رسول ﷺ پر گولیاں کیوں چلائیں؟

یہ پوچھا جائے گا کہ تم نے عدل کیوں پامال کیا؟

اور سن لو

اسلامی حکومت کی بنیاد عدل پر ہے، ظلم پر نہیں۔

رسول اکرم ﷺ نے فرمایا:

> "الملك يبقى مع الكفر ولا يبقى مع الظلم"

(الدر المنثور)

“حکومت کفر کے ساتھ باقی رہ سکتی ہے مگر ظلم کے ساتھ نہیں۔”

یہ اصول ازلی ہے —

اگر حکمران عدل چھوڑ دیں،

تو ان کی طاقت، ان کے اقتدار، اور ان کے لشکر سب بے کار ہو جاتے ہیں۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

> “کفر کے نظام میں زندگی ممکن ہے، مگر ظلم کے نظام میں نہیں۔”

اے ایمان والو!

اب وقت ہے کہ ہم اللہ سے لو لگائیں،

عدلِ مصطفوی ﷺ کا نظام اپنائیں،

اور مظلوموں کا ساتھ دیں۔

قرآن کا اعلان ہے:

> "يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلّٰهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ"

(سورۃ النساء، آیت 135)

“اے ایمان والو! عدل پر مضبوطی سے قائم رہو، خواہ وہ تمہارے اپنے خلاف ہی کیوں نہ ہو۔”

اسی عدل کی تعلیم مصطفی ﷺ نے دی تھی۔
انہوں نے فرمایا:

> "اتقوا دعوة المظلوم، فإنها ليس بينها وبين الله حجاب"

(صحیح بخاری)

“مظلوم کی بددعا سے بچو، کیونکہ اس کے اور اللہ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔”

آج جبکہ اہلسنت کے مظلوم آہیں اور روحیں

اللہ کے دربار میں پہنچ چکی ہیں،

تو یقین مانو! وہ دروازے ہل جاتے ہیں جہاں فیصلے بدل جاتے ہیں۔

عدلِ مصطفوی ﷺ اور امت کا ضمیر 🌿

اے اہلِ ایمان!

جب کسی قوم کا ضمیر سو جاتا ہے،

تو ظلم طاقت پکڑ لیتا ہے۔

اور جب ضمیر جاگتا ہے،

تو فرعون جیسے طاغوتی نظام لرزنے لگتے ہیں۔

قرآن کریم فرماتا ہے:

> "إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ"

(سورۃ الرعد، آیت 11)

بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا جب تک“
وہ خود اپنی حالت نہ بدلیں۔”

آج ہمیں خود اپنے اندر جھانکنا ہے۔

ہم نے کب اپنے ایمان کے تقاضوں کو نبھایا؟

ہم کب ظلم کے خلاف کھڑے ہوئے؟

ہم کب عدل کے قیام کے لیے آواز بنے

یاد رکھیں

ناموسِ رسالت ﷺ” پر پہرہ دینا اور اسلام کا تحفظ“
کرنا کوئی سیاسی نعرہ نہیں بلکہ

یہ

ایمان کی جڑ ہے۔

نبیِ کریم ﷺ نے فرمایا:

> "لا يؤمن أحدكم حتى أكون أحبَّ إليه من والده
ووالده والناس أجمعين"

(صحیح بخاری)

“تم میں سے کوئی مومن نہیں ہوسکتا جب تک میں
اسے اس کے والد،

اس کی اولاد اور تمام انسانوں سے زیادہ محبوب نہ
ہو جاؤں۔”

یہ حدیث ایمان کا معیار ہے —

جس کے دل میں نبی ﷺ کی محبت نہیں،

اس کے ایمان میں کمی ہے۔

اور جو نبی ﷺ کی ناموس پر کھڑا ہے، وہ دراصل
ایمان کے جوہر کو زندہ کرتا ہے۔

قرآن کریم نے فرمایا:

> "النبي أولى بالمؤمنين من أنفسهم"

(سورۃ الاحزاب، آیت 6)

"نبی مؤمنوں پر خود ان کی جانوں سے زیادہ حق رکھتے ہیں۔"

اسی لیے جب نبی ﷺ کی توہین ہو،

اور کوئی عاشق اٹھے تو وہ اپنی جان سے بڑھ کر اس محبت کی حفاظت کرتا ہے۔

یہی وہ روح ہے جو اہلسنت کے ہر فرد میں زندہ ہے۔

میرے عزیزو!

اسلام کے عادل حکمرانوں نے ہمیشہ عشقِ رسول ﷺ کو اپنی طاقت سمجھا۔

دیکھو! حضرت عمر بن عبدالعزیز رحمہ اللہ جب خلیفہ بنے،

تو ان کے دربار میں عدل کی خوشبو پھیل گئی۔

انہوں نے فرمایا:

> “میں ہر اس فیصلے کو ظلم سمجھوں گا جس میں کمزور کی آواز دب جائے۔”

یہ ہے عدلِ مصطفوی ﷺ کا مظہر —

جہاں حکمران خود کو نہیں بلکہ مظلوم کو ترجیح دیتا ہے۔

مگر آج کا حکمران طاقت کے نشے میں،

عدل کے بجائے ظلم کی طاقت سے فیصلے کرتا ہے۔

قرآن کہتا ہے:

> "تِلْكَ الدَّارُ الْآخِرَةُ نَجْعَلُهَا لِلَّذِينَ لَا يُرِيدُونَ عُلُوًّا فِي الْأَرْضِ وَلَا فَسَادًا"

(سورۃ القصص، آیت 83)

“یہ آخرت کا گھر ہم ان لوگوں کے لیے بناتے ہیں جو زمین میں تکبر اور فساد نہیں چاہتے۔”

تو جو زمین پر فساد کرے،

جو ظلم کرے،

جو عاشقانِ رسول ﷺ کو نشانہ بنائے،

وہ آخرت میں رسوائی پائے گا۔

— اسلامی تاریخ میں ایک مثال بڑی قابلِ غور ہے

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے دور میں
ایک قبطی نوجوان پر

ایک مسلمان سردار کے بیٹے نے ظلم کیا۔

جب مظلوم نے شکایت کی تو حضرت عمرؓ نے ظالم کو دربار میں بلایا،

اور فرمایا: “قبطی کو کوڑا دو! کیونکہ تم نے اسے ناحق مارا تھا۔”

پھر فرمایا:

> “اے لوگو! تم نے کب سے انسانوں کو غلام بنا لیا،
> جبکہ ان کی ماؤں نے انہیں آزاد جنا تھا؟”

یہ ہے عدلِ اسلامی!

یہی پیغام اسلام ہے —

کہ عدل کے لیے اٹھو،

حق کے لیے بولو،

اور نبی ﷺ کی عزت پر سمجھوتہ مت کرو

سامعین کرام

ظلم کے مقابلے میں خاموشی جرم ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

> "من رأى منكم منكراً فليغيره بيده، فإن لم يستطع فبلسانه، فإن لم يستطع فبقلبه، وذلك أضعف الإيمان"

(صحیح مسلم)

“تم میں سے جو برائی دیکھے، وہ اسے ہاتھ سے روکے،

اگر نہ کر سکے تو زبان سے،

اور اگر یہ بھی نہ ہو سکے تو دل سے برا جانے —

اور یہ ایمان کا سب سے کمزور درجہ ہے۔

آج ہم اپنا محاسبہ کریں کہ ہم کہاں کھڑے ہیں

میرے محترم سامعین!

ظلم کا نظام جتنا طاقتور ہو،

جب قوم کے دلوں میں عشقِ رسول ﷺ کی شمع جلتی ہے،

تو وہ ظلم زیادہ دیر باقی نہیں رہ سکتا۔

اللہ کا وعدہ ہے:

> "وَنُرِيدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِينَ اسْتُضْعِفُوا فِي الْأَرْضِ
وَنَجْعَلَهُمْ أَئِمَّةً وَنَجْعَلَهُمُ الْوَارِثِينَ"

(سورۃ القصص، آیت 5)

“اور ہم چاہتے ہیں کہ زمین میں کمزوروں پر احسان کریں،

انہیں پیشوا بنائیں اور انہیں وارث قرار دیں۔”

یہ آیت ہر عاشق رسولؐ کے لیے بشارت ہے۔

جنہیں آج کمزور سمجھا جا رہا ہے،

اللّٰہ کل انہیں وارث بنائے گا۔

لہٰذا!

آے رسول اللّٰہ کے غلامو

اپنے عشق کو ایمان کا ہتھیار بنا لو،

اپنے قلم کو حق کا علم بنا دو،

اور اپنے کردار سے بتا دو کہ تم مصطفوی ہو،

تمہیں خریدا نہیں جا سکتا،

تمہیں جھکایا نہیں جا سکتا۔

> “اللهم اجعلنا من الذين يقومون بالحق ولا يخافون لومة لائم”

اے اللّٰہ! ہمیں ان لوگوں میں شامل فرما

جو حق پر قائم رہتے ہیں اور کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتے

میرے عزیزو!

جب باطل اپنی حدیں پار کرتا ہے،

تو اللہ تعالیٰ حق والوں کے دلوں میں غیرتِ ایمانی ڈال دیتا ہے۔

یہ غیرتِ ایمانی کسی جماعت کا منشور نہیں،

بلکہ ایمان کی علامت ہے۔

قرآن کریم فرماتا ہے:

> "يُرِيدُونَ لِيُطْفِئُوا نُورَ اللَّهِ بِأَفْوَاهِهِمْ وَيَأْبَى اللَّهُ إِلَّا أَنْ يُتِمَّ نُورَهُ وَلَوْ كَرِهَ الْكَافِرُونَ"

(سورۃ التوبہ، آیت 32)

یہ چاہتے ہیں کہ اللہ کے نور کو اپنے منہ کی“
پھونکوں سے بجھا دیں،

مگر اللہ اپنے نور کو مکمل کر کے رہے گا،

”چاہے کافر کتنے ہی ناخوش کیوں نہ ہوں۔

یہ آیت ہر عاشقِ رسول ﷺ کے دل میں روشنی بن کر چمکتی ہے۔

باطل چاہے کتنی کوشش کرے،

حق کی مشعل کبھی بجھ نہیں سکتی۔

میرے محترم بھائیو
حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

> "لا تزال طائفة من أمتي على الحق ظاهرين، لا يضرهم من خالفهم حتى يأتي أمر الله"

(صحیح مسلم)

"میری امت میں ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم رہے
گی،

ان کے مخالف انہیں نقصان نہیں پہنچا سکیں گے،

یہاں تک کہ اللّٰہ کا حکم آ جائے گا۔"

اہلسنت ہی وہ جماعت ہے جو آج بھی ہر ظلم کے
خلاف شیشہ پلائی دیوار بن جاتی ہے

اور یہی حق کی علمبردار ہے۔

یہی وہ جذبہ ہے جو قیامت تک امتِ مصطفی ﷺ کے
دلوں میں زندہ رہے گا

سامعین کرام

ہمیں سوچنا ہے کہ ہماری ریاست کا نظام کس کے
اصولوں پر چل رہا ہے؟

کیا ہمارے فیصلے قرآن کے مطابق ہیں یا مغرب کے دباؤ پر؟

کیا ہمارا عدل مصطفوی ﷺ کے میزان پر قائم ہے یا مفادات کی سیاست پر؟

قرآن کہتا ہے:

> "وَمَن لَّمْ يَحْكُم بِمَا أَنزَلَ اللَّهُ فَأُولَٰئِكَ هُمُ الظَّالِمُونَ"

(سورۃ المائدہ، آیت 45)

"اور جو لوگ اللہ کے نازل کردہ احکام کے مطابق فیصلہ نہیں کرتے،

وہی ظالم ہیں۔"

آج اگر مسلمان حکومتِ کے ظلم پر خاموش ہیں

تو یاد رکھو! یہ خاموشی خود ظلم ہے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا:

”ظلم پر خاموش رہنا، ظلم کا ساتھ دینا ہے۔“ >

کم از کم ان ظالموں سےاتنا سوال تو کر سکتے ہیں
ظالمو ان مظلوموں پر اتنا جبر کیوں کیا

میرے عزیزو!

اسلامی تاریخ میں جب کبھی حکمرانوں نے عدل چھوڑا،

تو اللہ نے ان کی سلطنتیں زوال میں بدل دیں۔

بنو امیہ کی طاقت، بنو عباس کی شوکت،

سب عدل سے دوری کے سبب مٹ گئیں۔

مگر جنہوں نے عدل اور عشقِ رسول ﷺ کو مرکز بنایا —

ان کی حکومتوں میں برکت رہی۔

دیکھو! حضرت صلاح الدین ایوبی رحمہ اللہ جب بیت المقدس کے قریب پہنچے،

تو پہلے رات بھر نفل پڑھے، قرآن پڑھا،

پھر روتے ہوئے کہا:

“یا اللہ! میں اس شہر کو تلوار سے نہیں، تیرے عدل سے فتح کرنا چاہتا ہوں۔”

یہ ہے عدلِ ایمانی!

یہی عدل جب امت میں آتا ہے تو اللہ نصرت عطا فرماتا ہے۔

اے امتِ مصطفی ﷺ!

آج کے حالات تم سے سوال کرتے ہیں —

کیا تم اپنے نبی ﷺ کی عزت پر خاموش رہو گے؟

کیا تم اپنے مظلوم بھائیوں کے خون پر سیاست کرو گے؟

کیا تم عدلِ مصطفوی ﷺ کو فراموش کر دو گے؟

قرآن اعلان کرتا ہے:

> "وَتَعَاوَنُوا عَلَى الْبِرِّ وَالتَّقْوَىٰ وَلَا تَعَاوَنُوا عَلَى الْإِثْمِ وَالْعُدْوَانِ"

(سورۃ المائدہ، آیت 2)

“نیکی اور تقویٰ پر ایک دوسرے کی مدد کرو،

اور گناہ اور زیادتی پر مدد نہ کرو۔”

لہٰذا، اے اہلِ ایمان!

اگر تم واقعی عاشقِ رسول ﷺ ہو،

تو اپنے قول و عمل سے عدل، صداقت اور تقویٰ کو فروغ دو۔

ظلم پر خاموش رہنا منافقت ہے،

اور ظالم کے سامنے حق کہنا ایمان ہے۔

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

"أفضل الجهاد كلمة عدل عند سلطان جائر" <

(سنن نسائی)

“سب سے افضل جہاد ظالم حکمران کے سامنے عدل کی بات کہنا ہے۔”

یاد رکھیں آج اہلسنت پر مشکل وقت ہے مگر

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"إِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا" <

(سورة الشرح، آیت 6)

”بے شک ہر تنگی کے ساتھ آسانی ہے۔“

یہ وعدہ اللہ کا ہے،

یہ یقین مصطفوی ﷺ کا ہے،

اور یہ ایمان عاشقانِ رسول ﷺ کا ہے۔

کہ وقت بھی گزر جائے گا

اب وقت ہے کہ امت ایک صف میں کھڑی ہو،

عدل و انصاف، شریعت و وفا، اور عشق و غیرت کے علم تلے جمع ہو۔

جو ظلم کے خلاف خاموش ہے، وہ ایمان کے خلاف کھڑا ہے۔

اور جو ناموسِ رسالت ﷺ کے لیے آواز بلند کرتا ہے،

وہ اللہ کے نزدیک محبوب ہے۔

سامعین مکرم

جب امت کا ضمیر جاگ جائے،

جب ایمان دلوں میں حرکت پیدا کر دے،

اور جب عشقِ مصطفی ﷺ غیرت بن کر خون میں دوڑنے لگے —

تب تاریخ کروٹ لیتی ہے، قومیں بیدار ہوتی ہیں،

اور زمین پر عدلِ الٰہی کا ظہور ہوتا ہے۔

قرآنِ کریم اعلان فرماتا ہے:

"إِنَّ اللّٰهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوْمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُوا مَا بِأَنفُسِهِمْ" >

(سورۃ الرعد، آیت 11)

“بے شک اللہ کسی قوم کی حالت نہیں بدلتا،

جب تک وہ خود اپنی حالت کو نہ بدلیں۔”

یہ آیتِ مبارکہ بیداری کا منشور ہے۔

امت کو صرف نعرے نہیں، بلکہ کردار سے تبدیلی لانی ضروری ہے

میرے عزیزو!

اسلامی نظام محض کتابوں کا عنوان نہیں،

یہ زمین پر اللّٰہ کے احکام کے نفاذ کا نام ہے۔

جب عدل، مساوات، اور امانت نظام کا حصہ بن جائیں،

تب ریاستِ مدینہ کی خوشبو پھیلتی ہے۔

قرآنِ کریم میں فرمایا گیا:

> "الَّذِينَ إِن مَّكَّنَّاهُمْ فِي الْأَرْضِ أَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ وَأَمَرُوا بِالْمَعْرُوفِ وَنَهَوْا عَنِ الْمُنكَرِ"

(سورة الحج، آیت 41)

"یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم انہیں زمین میں اختیار دیں،

تو وہ نماز قائم کریں، زکوٰۃ دیں، نیکی کا حکم دیں اور برائی سے روکیں۔"

یہی ہے حقیقی ریاست کا معیار —

جہاں اقتدار عبادت ہے،

حکومت امانت ہے،

اور سیاست عبادت کا درجہ رکھتی ہے۔

افسوس! آج امت میں سیاست تجارت بن گئی ہے،

اقتدار مفاد کا ذریعہ بن گیا ہے،

اور مذہب کو محدود کر دیا گیا ہے۔

مگر یاد رکھو!

اسلام کبھی کسی دربار یا ایوان کا محتاج نہیں،

اسلام کی قوت دلوں کی صداقت اور امت کی غیرت میں ہے۔

رسولِ اکرم ﷺ نے فرمایا:

"كُلُّكُمْ رَاعٍ وَكُلُّكُمْ مَسْؤُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ" >

(صحیح بخاری)

"تم میں ہر ایک نگہبان ہے اور ہر ایک اپنی رعیت کے بارے میں جواب دہ ہے۔"

لہٰذا یہ فرض صرف حکمران پر نہیں،

بلکہ ہر مسلمان پر ہے کہ وہ حق کا علم بلند رکھے،

اپنے گھر، مسجد، مدرسہ، بازار، اور میدان میں

سنتِ مصطفی ﷺ کی شمع روشن رکھے۔

امت کا فکری زوال اسی دن سے شروع ہوا

جب اس نے عشق کے بجائے منطق،

اور ایمان کے بجائے مصلحت کو اپنایا۔

لیکن خوشخبری یہ ہے کہ آج بھی

زمینِ پاکستان کے عاشقِ رسول ﷺ جوان ہیں،

ان کے دل ایمان سے روشن ہیں،

اور ان کی زبانوں پر نعرہ ہے —

”لبیک یا رسول اللہ ﷺ“

یہی نعرہ اس قوم کی بیداری کی نوید ہے۔

یہی نعرہ مستقبل کی اسلامی بیداری کا آغاز ہے۔

قرآن کہتا ہے:

> "وَاللَّهُ غَالِبٌ عَلَىٰ أَمْرِهِ وَلَٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ"

(سورۃ یوسف، آیت 21)

"اور اللہ اپنے امر پر غالب ہے،

مگر اکثر لوگ نہیں جانتے۔"

باطل کی چالیں وقتی ہیں،

اللہ کی مشیت دائمی ہے۔

باطل تھک جائے گا،

حق کی روشنی باقی رہے گی۔

میرے محترم بھائیو!

وقت آ گیا ہے کہ ہم اپنے ایمان کی تجدید کریں،

اپنے کردار کو سنتِ رسول ﷺ کے مطابق ڈھالیں،

اور اپنی زندگی کو نظامِ مصطفوی ﷺ کے تابع کر

دیں۔

یہی نظام ہماری بقا ہے،

یہی دستور ہماری شناخت ہے،

اور یہی پیغام اسلام کا نچوڑ ہے —

کہ زمین پر اللہ کا قانون،

اور دلوں میں نبی ﷺ کا عشق نافذ ہو۔

اللّٰهُمَّ أَحْيِ قُلُوبَنَا بِنُورِ الإِيمَانِ، وَزَيِّنْهَا بِحُبِّ رَسُولِكَ الْمُصْطَفَى 🌹

آخر میں ایک پیغام بھی سنتے جائیں

یہ پیغام ہر عاشقِ رسول ﷺ کے لیے ایک عہد ہے —

کہ ہم ظلم کے مقابلے میں خاموش نہیں رہیں گے،

باطل کے آگے نہیں جھکیں گے،

اور نظامِ مصطفوی ﷺ کے قیام تک

اپنی جدوجہد جاری رکھیں گے۔

اللہ پاک ہم سب کو نظام مصطفی کے نفاذ اور مقام مصطفیٰ کےتحفظ کے لیے ہمیشہ جدوجہد کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین بجاہ سیدالانبیاءوالمرسلین

وما علینا الا البلاغ المبین